فی الحیاۃ فکذلک فی الموت الاما ورد فیہ الدلیل فیقتصر علی ما ورد ویبقی الباقی علی الاصل وھذا ھو الراجح و
قیل لا یختص بالولی فلو امر اجنبیا بان یصوم عنہ اجزأ وقیل یصح استقلال الاجنبی بذلک وذکر الولی لکونہ الغالب
وظاھر صنیع البخاری اختیار . . ھذا الاخیر وبہ جزم ابو الطیب الطبری وقواہ بتشبیھہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذلک بالدین والدین لا یختص بالقریب انتھی (فتح الباری) بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ اولیا قضا دیکر جلد سبکدوش اور
بریٔ الذمہ ہو جائیں اور اگر وہ ایک سال موخر کردیں تو کوئی گناہ نہیں ہوگا اور نہ فدیہ واجب ہوگا۔ لیکن یہ احتیاط کے منافی ہے
اسلئے حتی الامکان جلد قضائی روزے رکھدینے چاہئیں۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ۔
(بخاری ومسلم عن عائشہؓ) یہ حدیث مطلق ہے اسمیں کسی وقت کی تعیین اور تقیید نہیں ہے۔

(۴) دونوں صورتیں بلاشبہ جائز ہیں۔ منع یا کراہت کی کوئی وجہ اور دلیل نہیں ہے۔ عوام میں بہت سی باتیں یونہی بے سروپا
مشہور ہو جاتی ہیں۔

(۵) بیداری میں بغیر دخول کے دفق اور شہوت کے ساتھ انزال ہو جائے تو غسل واجب ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں انما الماء
من الماء۔ اور سوکر اٹھنے کے بعد اگر کپڑے میں تری محسوس ہو اور اسکے منی ہونے کا یقین ہو تو غسل واجب ہے۔ خواب دیکھنا
یاد ہو یا نہ منی دفق وشہوت کے ساتھ خارج ہوئی ہو یا بغیر دفق وشہوت کے بہرصورت غسل ضروری ہے (تحفۃ الاحوذی ص۱۱۲)
بحالت روزہ بیوی کا بوسہ لینے سے انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور قضا واجب ہوگی خلافا لابن حزم الظاھری
فقد حکی انہ لا یفطر ولو انزل وقوی ذلک وذھب الیہ (فتح)

(۶) آب زمزم کھڑے ہونیکی حالت میں پینا بلا کراہت جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت قیام نوش فرمایا تھا
(بخاری مسلم ترمذی عن ابن عباس) قال السیوطی ھذا البیان الجواز (تحفۃ الاحوذی ج۱ ص۱۱۲) وھذا لان ماء
زمزم نفع خالص وبرکۃ محضۃ والمقصود منہا الاکثار ووصول البرکۃ الی الاجزاء البدنیۃ بسرعۃ فلا یکون منھیا
عنہ ولا مکروھا بخلاف غیرہ۔ یہ چیز کہ اسکا کھڑا ہو کر پینا باعث ثواب ہے اسکی دلیل میری نظر سے نہیں گذری۔

(۷) جب شوہر متعنت ہو (یعنی باوجود قدرت ووسعت کے ظلماً نان ونفقہ نہ دے) یا بوجہ تنگدستی وفقر وفاقہ کے نان نفقہ
سے عاجز ہو تو اس کا فرض ہے کہ طلاق دیکر بیوی کو قید نکاح سے آزاد کردے۔ فامساک بمعروف او تسریح باحسان
ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا ومن یفعل ذلک فقد ظلم نفسہ (قرآن کریم) ویدل علیہ ما روی عن عمر انہ کتب
الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نساءھم ان یاخذوھم بان ینفقوا او یطلقوا الحدیث (اخرجہ الشافعی ثم البیھقی
باسناد حسن وصححہ ابوحاتم الرازی) اور اگر شوہر یوں طلاق نہ دے تو عورت کو چاہئے کہ اس سے خلع کرلے۔ اور اگر باوجود سعی کے
خاوند اس پر بھی راضی نہ ہو تو عورت قاضی شرعی یا سرکاری عدالت میں مسلمان حاکم یا دیندار پنچوں کے ذریعہ اپنا نکاح فسخ کرالے اور
عدت طلاق گذارنے کے بعد اسکا ولی اسکی اجازت ومرضی سے دوسری جگہ اسکا نکاح کردے۔ اگر زید کی لڑکی نے اس صورت سے
تفریق حاصل کرنے کے بعد عدت گذار کرکے نکاح کیا ہے تو یہ نکاح شرعاً صحیح ہے۔